ہوس کا نتیجہ

ایک بُڑھیا تھی۔ اس کے پاس ایک مُرغی تھی۔ مُرغی ہر روز ایک انڈا دیتی تھی۔ بُڑھیا کو انڈے کھانے کا بہت شوق تھا۔ مُرغی جو انڈا دیتی، بُڑھیا اُسے اُسی روز چَٹ کر جاتی۔

ایک روز بُڑھیا نے سوچا کہ اگر میں مُرغی کو زیادہ کِھلاؤں تو وہ دو انڈے روز دے گی۔ یہ سوچ کر اُس نے مُرغی کو پہلے سے دُگنا دانہ

کھلانا شروع کر دیا۔ مگر زیادہ دانہ کھانے کی وجہ سے مُرغی موٹی ہونے لگی۔ اب وُہ ہر روز ایک انڈا دینے کے بجائے تیسرے روز انڈا دیتی۔ کچھ دِن بعد مُرغی نے دڑبے سے باہر نِکلنا چھوڑ دِیا۔ بُڑھیا اُسے بہتیرا باہر نِکالتی مگر مُرغی ہِلنے کا نام نہ لیتی۔ وہ کھا کھا کر بہت موٹی ہو گئی تھی۔ کچھ دِن بعد اُس نے انڈے دینا بالکل ہی چھوڑ دیا۔ اور بے چاری بُڑھیا کی وُہی مثل ہُوئی کہ

"آدھی کو چھوڑ ساری کو دھاوے
آدھی رہے نہ ساری پاوے"

سچ ہے، جو لوگ لالچ میں آ کر زیادہ کی ہوس کرتے ہیں وہ تھوڑے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔